احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۹ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ، ۵ نبوت ۱۳۷۱ہش، ۵ نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی رضا کی خاطر

"انسان جب خدا کی راہ میں کچھ پیش کرتا ہے تو رضا کی خاطر کرتا ہے اور وہی چندہ ہے جو مقبول ہوتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں دُنیا سنورتی ہے۔ پس جہاں تک نیتوں کا تعلق ہے۔ نیت یہ ہونی چاہیئے کہ محض اللہ کی رضا کی خاطر ہم یہ دے رہے ہیں"۔ (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہی دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھ کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے لیکن اور شرّ اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے شرّ سے بڑھ کر ہوتا ہے اس واسطے دعا جامع کرنی چاہیئے۔ مَیں آپ کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے اور دراصل محفوظ رکھنے والا وہی ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۷-۱۸۸)

(ذکر تھا کہ جو لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے عابد نہیں ہیں لیکن ریا کے طور پر یا غلط راہ پر چل کر لمبی عبادتیں کرتے ہیں ان کو بھی کچھ کچھ ظاہری قبولیت اور فوائد حاصل ہو ہی جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا:۔)

"چونکہ ایک محنتِ شاقہ اُٹھاتے ہیں اس کا عوض کچھ نہ کچھ ان کو دے دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا اور اس کی پرستش میں مصروف رہا۔ چالیس سال کے بعد جب وہ اُٹھا تو لوگ اس کے پاؤں کی مٹی آنکھ میں ڈالتے تھے۔ تو اُن کی آنکھ کی بیماری اچھی ہو جاتی تھی۔ اس بات کو دیکھ کر ایک صوفی گھبرایا اور اس نے سوچا کہ جھوٹے کو یہ کرامت کس طرح سے مل گئی اور وہ اپنی حالت میں مذبذب ہو گیا۔ اس پر ہاتف کی آواز اُسے پہنچی جس نے کہا کہ تُو کیوں گھبراتا ہے؟ سوچ کہ جب جھوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا تعالیٰ نے ضائع نہیں کیا تو جو سچا اس کی طرف جائے گا اس کا کیا درجہ ہو گا؟ اور اس کو کس قدر انعام ملے گا۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۰-۱۹۱)

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں (انہوں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہو کہ اس مخلوط تعلیمی ادارے کے بغیر تعلیم ممکن نہیں) کے لئے ضروری ہے کہ وہ نظارت تعلیم کے توسط سے حضور انور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ اسی طرح وہ تمام احمدی طالبات جنہوں نے ابھی تک لاعلمی کی بنا پر یہ اجازت حاصل نہیں کی اور وہ کسی مخلوط تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں فوری طور پر نظارت تعلیم کے توسط سے حضور انور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

○ خاکسار کے والد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی کا گذشتہ سال پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا تھا۔ مگر اب پھر تکلیف ہو گئی ہے۔ جسکی وجہ سے فضلِ عمر ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں جلد دوسرے اپریشن کی توقع ہے۔ احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ والدِ محترم کا اپریشن کامیاب ہو اور تکلیف مستقل طور پر رفع ہو جائے

(حنیف احمد محمود شاہد مربی سلسلہ)

قائدین توجہ فرمائیں

○ کیا آپ نے تجنید سال ۹۳-۱۹۹۲ء مرکز میں ارسال کر دی ہے؟۔ اگر نہیں تو فوری ارسال فرمائیں

(مہتمم تجنید)

بھروسہ محض خدا پر کرنا چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

"انسان شمار نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو کتنی طاقتیں دیں اور کن کن رنگ میں اس نے ان کو استعمال کرنا ہے لیکن اگر انسان خدا تعالیٰ کی ہدایت کے نور میں اپنے آپ کو لپیٹ لے تو ہمارا کھانا، ہمارا پینا، ہمارا پہننا، ہمارا رہنا سہنا، ہماری ہر حرکت اور ہمارا ہر سکون۔ غرضیکہ ہر قوت اور استعداد کا ہر پہلو اخروی زندگی کا سامان بن جاتا ہے۔ پھر وہ محض ورلی زندگی کا سامان نہیں رہتا۔ لیکن ایمان کے اندر بعض کمزوریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں وہ اس طرح پر کہ شیطانی وسوسہ آتا ہے اور انسان میں کئی خامیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً خود نمائی یا اپنے نفس پر توکل یا اپنی اس حقیر سی کوشش پر بھروسہ کر لینا جو انسان خدا کے حضور پیش کرتا ہے۔ اس وقت ایمان، ایک بگڑا ہوا ایمان۔ کرم خوردہ ایمان۔ بے جان ایمان اور بے روح ایمان بن جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ توکل بڑا ضروری ہے۔ محض ایمان کافی نہیں۔ اپنے نفس کے کسی

باقی صفحہ ۷ پر

ایک ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۴ نومبر ۱۹۹۲ء میں صفحہ ۳ پر مضمون کے عنوان کی یوں تصحیح کر لی جائے۔ کیفیت جلسہ سالانہ قادیان ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵۔ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۵۔ نومبر ۱۹۹۲ء

خوش رہیں اور خوش رکھیں

شائد دنیا میں تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو دنیا میں رہنا جانتے ہیں معاشرے میں رہنا انہیں پسند ہوتا ہے۔ وہ معاشرے سے بنا کر رکھتے ہیں اور معاشرہ ان سے خوش بھی رہتا ہے اور انکی ضرورت بھی محسوس کرتا ہے۔ وہ معاشرے سے الگ ہو جائیں تو یوں لگتا ہے جیسے معاشرہ اداس ہو گیا ہے وہ خود بھی معاشرے سے الگ ہو کر دل کی دھڑکن کو تیز محسوس کرتے ہیں اور فوراً معاشرے میں واپس آنا چاہتے ہیں کچھ لوگ ایسے ہیں جو رہتے تو معاشرے ہی میں ہیں لیکن معاشرے سے بیزار ہوتے ہیں۔ معاشرے کی ہر بات پر اعتراض اور ہر بات سے ناراض۔ معاشرے میں ہر وقت کیڑے نکالتے ہیں اسے بُرا بھلا کہتے ہیں۔ معاشرہ بھی ان سے تنگ ہوتا ہے۔ ان کی موجودگی کو ایک ابتلا اور ایک مصیبت سمجھتا ہے۔ چاہتا ہے کہ ان سے چھٹکارا حاصل کرے۔ تیسرے وہ لوگ جو معاشرے میں رہنا ہی نہیں چاہتے۔ وہ معاشرے سے دور بھاگتے ہیں۔ ان کے خیال میں معاشرے میں رہ کر وہ اپنا مقصد حیات حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ قصبوں اور شہروں کو چھوڑ کر آبادیوں سے دور بھاگ کر جنگلوں میں چلے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو اپنی خیالی دنیا کے مطابق خدا کی یاد میں مصروف کر لیتے ہیں۔ اس کو مقصد حیات سمجھتے ہیں اور اسی طریق کو بہترین طریق۔ اگرچہ ایسے لوگ ہیں بہت کم۔ لیکن ہیں ضرور۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کو معاشرے میں پیدا کیا گیا ہے اور اسے معاشرے ہی میں رہنا چاہیئے اپنے دکھ سکھ معاشرے کو دینے چاہئیں اور معاشرے کے دکھ سکھ میں شریک ہونا چاہیئے ایسا کرنے سے ہی یہ دنیا بستی ہے اور قائم رہتی ہے۔ اگرچہ ایسا کرنے کیلئے حوصلہ درکار ہے۔ لیکن پست حوصلہ انسان کی کہاں قدر ہوتی ہے۔ حوصلہ بلند ہونا چاہیئے۔ یہ حوصلہ پیدا کرنا چاہیئے۔ اگر معاشرہ میں انسان رہے اور اسکے کیڑے ہی نکالتا رہے تو اسکی اپنی زندگی بھی اجیرن اور دوسروں کیلئے بھی وہ باعثِ سردرد۔

انسانوں کی ان تینوں اقسام میں سے وہی قسم بہتر ہے جو معاشرے میں رہتی ہے اور خوش رہتی ہے اور خوش رکھتی ہے۔ دکھ ہو تو وہ بھی بانٹتی ہے اور سکھ ہو تو وہ بھی بانٹتی ہے۔ اور اسطرح سب لوگ ہنسی خوشی زندگی گذارتے ہیں معاشرے کو بہتر تو بنائیے لیکن وہ بھی خوشدلی سے۔ کُڑھ کُڑھ کر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو توفیق دے کہ ہم صحیح معنوں میں اپنے معاشرے کا ہنستا بستا حصہ بن سکیں۔ خوش رہیں اور خوش رکھیں۔ جیئیں اور جینے دیں۔

ذکر کس کا ہے مری بات میں تم جان گئے
مجھ سے پہلے مرے الفاظ کو پہچان گئے
زعم تھا مجھ کو مری اپنی وفا پر لیکن
تم وفا کے ہو دھنی لوگ تمہیں مان گئے

ابوالاقبال

جنہیں حرف و صوت سے آگہی نہ ملی وہ لوگ کہاں نہیں
مرے دوستو مری گفتگو میں شریک میری زباں نہیں

مری جستجو کو یقین ہے کہ ہیں منزلیں مری منتظر
کوئی مرحلہ کوئی فاصلہ کوئی بات مجھ پہ گراں نہیں

کسی اور کا ہو معاملہ تو ذرا سی بات بھی ہے بہت
مری بات ہو تو مرے لہو کا زیاں بھی کوئی زیاں نہیں

جو نگاہ و دل میں بہار ہو تو سدا بہار ہے زندگی
جو سمجھ سکو تو یہ جان لو کوئی دَور دَورِ خزاں نہیں

ترے قہقہوں نے دیئے ہیں زخم یہ زخم میرے شعور کو
یہ خدا کا شکر ہے میرے لب پہ دعا ہے آہ و فغاں نہیں

یہ کرم ہے بندہ نواز کا مری پستیاں بھی ہیں رفعتیں
مرا ظرف اتنا وسیع ہے کہ عدو کو اس کا گماں نہیں

تجھے پاؤنگا، تجھے پاؤنگا، میں ہر ایک راہ سے آؤنگا
ترا قرب میرا بہشت ہے کہیں اور مجھ کو اماں نہیں

سرِ دار سر کو سجا دیا یہی قرض تھا جو چکا دیا
مگر اس کی داد نسیم ہم کہیں اور لیں گے، یہاں نہیں

نسیم سیفی

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضورِ انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان

مستحق یتامیٰ یا اُن کے ورثاء توجہ فرمائیں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اُٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراءِ اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دارالضیافت۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

وَلَيْسَ الْفَتٰى مَنْ يَقْتُلُ النَّاسَ سَيْفُهٗ
وَلٰكِنَّهٗ مَنْ يُظْلَمَنَّ وَيَصْبِرُ

اور جواں مرد وہ نہیں جس کی تلوار لوگوں کو قتل کرے لیکن جواں مرد وہ ہے جو مظلوم ہو اور صبر کرے۔

اَرَى الظُّلْمَ يُبْقِيْ فِي الْخَرَاطِيْمِ وَسْمَهٗ
وَاَمَّا عَلَامَاتُ الْاَذٰى فَتَغَيَّرُ

میں ظلم کو ایسا دیکھتا ہوں کہ وہ ظالموں کی ناکوں پر اپنا نشان چھوڑ جاتا ہے لیکن تکلیفوں کے نشانات (مظلوم سے) مٹ جاتے ہیں۔

ان دو اشعار میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ زندگی کے ایک ایسے اہم فلسفہ کی طرف اشارہ فرماتے ہیں جس کی نوعیت اور اہمیت سے ہر شخص کو آگاہ ہونا چاہیئے۔ بعض اوقات یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ شخص جس کے ہاتھ میں تلوار ہے یا جس کے پاس طاقت ہے اور وہ دوسروں کو تہ تیغ کر سکتا ہے یا دوسروں کو زیر کر لیتا ہے۔ وہ جوانمرد ہے اور قابلِ تعریف ہے۔ حالانکہ تلوار تو ایک نادان آدمی بھی استعمال کر کے لوگوں کی گردنیں اُڑا سکتا ہے۔ اور ایک کمزور شخص بھی حیلوں بہانوں سے دوسروں کو زیر کر سکتا ہے اس لئے یہ بات تو کسی صورت بھی قابلِ تعریف نہیں کہلا سکتی البتہ وہ شخص جس پر ظلم کیا جائے اور جو اس ظلم کا بدلہ لینے کی بجائے اس پر صبر کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ رکھے کہ وہی ظالم کے ہاتھ کو روکے گا اور مظلوم سے ہمدردی کرتا ہوا اس کے زخموں پر پھاہا رکھے گا۔ دراصل یہ وہ شخص ہے جو صحیح معنوں میں داد و تحسین کا مستحق ہے۔ یہ ہے وہ شخص جسے جوانمرد کہا جا سکتا ہے۔ یہ ہے وہ شخص جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس کی مردانہ خصوصیات بیدار ہیں اور وہ جانتا ہے کہ کہاں کیا کرنا ہے۔ اور کس کے ساتھ کیا سلوک روا رکھنا ضروری ہے پس پہلے شعر میں حضور ظلم کا استیصال کرنے کے لئے یہ بیان فرماتے ہیں کہ ظلم کرنا کوئی قابلِ تحسین بات نہیں ہے۔ ظلم کرنے والے کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں مردانہ خصوصیات موجود ہیں۔ صبر کو حضور نے اہمیت دے کر مظلوموں کی دادرسی کی ہے اور انہیں بتایا ہے کہ انہیں صرف اور صرف خدا کی طرف نگاہ رکھنی چاہیئے۔

دوسرے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک ظالم کا تعلق ہے اس کا ظلم یا یوں کہہ لیجئے کہ اس کے بُرے کام اس کی ذلت کا باعث بنتے ہیں اور وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ لوگوں کو اس طرح نظر آتے ہیں جس طرح اس کی ناک پر ان ظلموں کے نشان داغ دیئے گئے ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ ظالم انسان کو نہ صرف مظلوم اچھا نہیں سمجھتا بلکہ اس کے ماحول کے لوگ بھی اس سے نفرت کرتے ہیں اس سے ڈرتے ہیں اس سے بچتے ہیں اور اس کے ساتھ مل بیٹھنے کو بُرا سمجھتے ہیں۔ وہ اس سے خائف رہتے ہیں اور اس طرح وہ اپنے ماحول میں اکیلا رہ جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے ظلموں کے نشان ہمہ وقت لوگوں کو نظر آتے ہیں۔

جہاں تک مظلوم کا تعلق ہے اس کے زخموں پر پھاہا رکھا جاتا ہے اس کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں اس کی تکلیفیں دُور ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی تکلیفوں کو بھول بھی جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ تکالیف جو ختم ہو گئیں وہ خوشی کا باعث ہیں اور چونکہ مظلوم کی تکالیف ختم ہو جاتی ہیں اس کے نشانات۔ تکلیفوں کے نشانات مٹ جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خوشی کا سامان مہیّا کر دیتا ہے۔

گویا کہ ان دونوں اشعار میں حضور نے دلائل کے ساتھ ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ اور مظلوم کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے پر مائل کیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ظالم کا ہاتھ روک سکتا ہے۔ اور مظلوم کی دادرسی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم کبھی ظالم نہ بنیں مظلوم ہوں تو وہ ہماری دادرسی کرے اور ہم اپنے مظلوم ہونے پر صبر کا رویہ اختیار کریں۔ خدا کرے کہ ایسا کبھی نہ ہو کہ ہم پر ظالم ہونے کا کوئی نشان رہ جائے۔ البتہ اگر ہمیں کوئی شخص تکالیف پہنچائے تو وہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے دُور فرما دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ابتدائی حالت میں بعض چیزوں کی قربانی بیکار نظر آتی ہے لیکن بعد میں اس کے نتائج ظاہر ہونے پر انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ قربانی بیکار نہیں گئی۔ دنیا میں اس وقت بعض جزائر ہیں جو کہ مونگے کے جزائر کہلاتے ہیں مونگا سمندروں میں ایک کیڑا ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو سبق دینے کیلئے یہ مادہ پیدا کیا ہے کہ مونگوں کے جھول کے جھول آتے ہیں اور وہ پانی کی تہ میں گر کر جان دے دیتے ہیں۔ پھر کچھ اور جھول آتے ہیں اور وہ بھی اسی جگہ جہاں پہلے مونگوں نے جان دی تھی گر کر جان دے دیتے ہیں۔ ساٹھ ستر یا سو سال تک وہ اسی طرح مرتے چلے جاتے ہیں۔ اور ان پر مٹی کی تہیں چڑھتی چلی جاتی ہیں۔ آخر امتداد زمانہ کی وجہ سے وہ مونگے پتھروں وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔ اگر مونگے بھی دماغ رکھتے اگر مونگوں میں بھی عقل ہوتی اگر مونگے بھی سوچ سکتے۔ اگر مونگے بھی قلم سے لکھ سکتے تو ممکن ہے بعض مونگے اپنی قوم کے افراد کو سخت بیوقوف اور احمق گردانتے کہ بغیر کسی فائدے کے وہ جانیں دیتے چلے جاتے ہیں لیکن بعد میں جو ان کے پوتے پڑپوتے یا ان کے پڑپوتوں کے پڑپوتے آتے تو وہ کہتے کہ ہمارے آباؤ اجداد کتنے بیوقوف تھے کہ وہ اپنی قوم کی قربانیوں کو بےکار سمجھتے تھے۔ ہماری قوم کی قربانیاں بیکار نہیں تھیں بلکہ ان کے نتیجے میں نئے نئے ملک آباد ہو رہے تھے۔ اور ہمیں ایک مستقل پوزیشن حاصل ہو رہی تھی۔ پس کوئی قربانی بھی بیکار نہیں ہوتی۔ گو ابتدا میں بےکار ہی نظر آئے۔ لیکن بعد اس کے عظیم الشان نتائج ضرور ظاہر ہوتے ہیں بلکہ درحقیقت قربانی کے بغیر کوئی تغیر پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ ہماری جماعت میں سے ہی جب بعض نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں تو ان کے والدین اور بعض کی بیویاں کہتی ہیں کہ کیا اچھا ہوتا کہ اگر زندگی وقف کرنے کی بجائے یہ لوگ کوئی اور کام کرتے۔ اور روپیہ سے جماعت کی مدد کرتے رہتے۔ گویا ان کے نزدیک قربانی صرف چند پیسے دے دینے کا نام ہے حالانکہ پیسہ تو باقی سامانوں اور سفر کے اخراجات وغیرہ کے لئے اور لٹریچر کی اشاعت کے لئے ہوتا ہے جہاں تک کام کے ذرائع کا سوال ہے انسان بغیر پیسے کے بھی کام چلا لیتا ہے اور پیدل چل کر بھی دنیا کا سفر کر سکتا ہے۔ اگر کسی نے انگلستان جانا ہو تو وہ خشکی کے راستے فرانس تک پہنچ سکتا ہے۔ اور فرانس سے انگلستان جانے کے لئے درمیان میں ۲۰ میل کی کھاڑی ہے۔ وہ کسی نہ کسی طرح عبور کی جا سکتی ہے۔ اگر جہاز پر بھی سفر کیا جائے تو کل دو تین روپے لگیں گے جو ایک دن کی محنت مزدوری سے انسان کما لیتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہندوستان سے پیدل فرانس پہنچنا چاہے تو اس کے لئے خشکی کا رستہ موجود ہے۔ یہاں سے بلوچستان۔ بلوچستان سے ایران۔ ایران سے عراق۔ عراق سے ترکی۔ ترکی سے یونان۔ یونان سے یوگوسلاویہ۔ یوگوسلاویہ سے آسٹریا، آسٹریا سے سوئٹزرلینڈ اور سوئٹزرلینڈ سے فرانس۔ یہ تمام راستہ خشکی کا ہے۔ ہم تو جلدی پہنچنے اور جلدی پہنچ کر کام شروع کرنے کے لئے مربیوں کو جہازوں پر بھیجتے ہیں۔ ورنہ اگر کسی وقت خدانخواستہ ہمارے پاس روپیہ نہ رہے تو ہم اپنے مربیوں سے کہہ دیں گے کہ وہ پیدل سفر کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے چلے جائیں۔ غرض مقدم انسان ہے۔ روپیہ مقدم نہیں۔ روپیہ نہ ہو لیکن آدمی ہوں تو کام چل سکتا ہے لیکن آدمی نہ ہوں اور روپیہ ہو تو کام نہیں چل سکتا۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

بے قیاس نفع کا سودا

انسان اگر ذرا غور کرے تو اسے یہ بات سمجھ آجاتی ہے کہ یہ دُنیا چند روزہ ہے اور آخر کو جدائی ہے۔ ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے پس چاہیئے کہ ہم عمدہ حالت میں اس دُنیا سے کوچ کریں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ وہ راہ اختیار کریں جو زندگی کو پُرلذت بنا دے اور راحت اور خوشی اور امن و آرام میسّر ہو۔ یہ راہ وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے اور اس راہ پر قدم مارنے والا کبھی ناکام نہیں ہو سکتا اور اسے کسی خسارہ کا قطعاً اندیشہ نہیں بلکہ اس کا نفع بالکل یقینی ہے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی طرف سعی اور کوشش کرنے والے کی کوشش کو وہ ضائع نہیں کرتا پس جو خدا کی تلاش میں کوشاں ہوا وہ آخر منزلِ مقصود پا گیا اور اسے راحت و امن و سکون میسّر ہوا اور دونوں جہان کی کامیابیوں سے ہمکنار ہوا۔

اس دُنیا میں کون ہے جو اپنے دُنیاوی امور اپنی کوشش سے تمام کرنے میں کامیاب ہوا ہر وقت اور ہر آن کوئی نہ کوئی کام ایسا رہتا ہے جس کی سرانجام دہی باقی ہوتی ہے اور اگر بندہ چاہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق جملہ امور سرانجام دے کر اس دُنیا سے رخصت ہو تو یہ ایسی خواہش ہے جو کبھی پوری نہ ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے سب کام ہمارے پروردگار کے فضل سے تکمیل پذیر ہوتے ہیں اور اگر وہ چاہے تو کام ہوتے ہیں ورنہ نہیں۔ وہی معطی حقیقی ہے اور اس کے فضل کے بغیر کوئی نفع ہمیں نہیں پہنچ سکتا۔

تو پھر کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اپنی زندگی کو ایسی راہ پر لگا دیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہمارا مربی اور ولی ہو جاوے اور ہر آن اس کا فضل و کرم ہمارے شامل ہو۔ یہ راہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کر دینے کی راہ ہے گویا کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔۔۔۔ یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے۔ بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش (د۔) کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ (بلکہ اُس کے رب کے ہاں اُس کے لئے بدلہ مقرر ہے اور ایسے لوگوں کو نہ تو آئندہ کے متعلق کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ کسی سابق نقصان پر غمگین ہوں گے)۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔ مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگارِ نجات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرّب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو وہ اس پر توجہ ہی نہ کرے"۔

(الحکم ۳۱ر اگست ۱۹۰۰ء صـ۳)

خاکسار پر خدا تعالیٰ کے اَن گنت احسانوں میں سے ایک عظیم احسان یہ ہے کہ میری آنکھ ایسے گھرانہ میں کھلی۔ جو للّٰہی وقف کی لذّت سے آشنا تھا خاکسار کے والد محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب کی ابھی پیدائش نہیں ہوئی تھی کہ قادیان میں مدرسہ کا قیام عمل میں آیا۔ محترم دادا جان کو شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرا لڑکا ہوتا تو اسے اس مدرسہ میں داخل کرواتا چنانچہ اس خواہش کی تکمیل میں جب محترم والد صاحب کی عمر ساڑھے چھ سال ہوئی تو ۱۹۰۵ء میں اس سکول کی دوسری جماعت میں ان کو داخل کروا دیا۔ اس طرح قریباً ساڑھے تین سال حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدموں اور قرب میں وقت گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی کی برکت سے آپ نے حضرت فضلِ عمر کی تحریک پر ۱۹۱۷ء میں اپنی زندگی وقف کر دی اور اسی راہ میں فنا اور فدا رہتے ہوئے تادمِ واپسیں ۲۳ر اپریل ۱۹۸۵ء تک خدماتِ دینیہ کی سعادت پائی۔ وقف کی برکت سے آپ نے اللہ تعالیٰ کے بے حد و حساب انعامات و افضال سے وافر حصّہ پایا اور بڑی ہی طمانیت اور سکون کے ساتھ امن میں رہتے ہوئے اپنی زندگی گزاری اور ہنستے مسکراتے ہوئے اپنے رفیقِ اعلیٰ کے پاس چلے گئے۔

میری پیدائش سے قبل میرے والدین نے مجھے وقف کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ۲۱ر جون ۱۹۳۴ء کو ہی، میری پیدائش پر، حضرت فضلِ عمر کی خدمت میں میرا وقف پیش کر دیا جسے حضور نے قبول فرمایا تحریکِ جدید کے تحت جب ایک دفعہ پھر ۴۵-۱۹۴۴ء میں حضرت فضلِ عمر نے وقفِ زندگی کی پُرزور تحریک فرمائی تو بفضلہٖ تعالیٰ خاکسار کو بھی اپنے دل کی آواز پر وقفِ زندگی کی توفیق عطا ہوئی۔ میٹرک کے بعد ۱۹۴۹ء میں فارم معاہدہ وقفِ زندگی پُر کیا اور ۱۹۵۳ء میں بی ایس سی کے بعد ایک سال۔ پھر ۱۹۵۶ء میں ایم ایس سی (ریاضی) کے بعد تا دمِ تحریر محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خدمتِ سلسلہ کی سعادت حاصل ہے۔ خاکسار کے کئی ہم کلاس بھی خدا کے فضل سے اسی راہ پر گامزن ہیں۔ اور سب اس بات کے شاہد ہیں کہ وقف کی برکت سے ہمارا نہایت ہی مہربان مولیٰ ہمارا کفیل اور وکیل ہے۔ واقفِ زندگی کے سب کام وہی بناتا اور سنوارتا ہے اور اس کی ایسی دستگیری فرماتا ہے کہ اسے کوئی فکر باقی نہیں رہتی۔ اس کے اموال و نفوس میں بے حد برکت ڈالتا ہے اس کی سب خواہشات اپنے مولیٰ کی مرضی کے تحت ہو جاتی ہیں اور کوئی خواہش نہیں رہتی جو کہ پوری نہ ہو اور کوئی ایسی ضرورت رہتی ہی نہیں جس کی طلب باقی رہے کیونکہ ہر ضرورت وہ دستِ غیب سے پوری کرتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ وقف میں جو لذت اور حظّ اور فرحت ہے اسے صرف واقفِ زندگی ہی جان اور سمجھ سکتا ہے۔ اس کا بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ میرے وہ بھائی، بزرگ اور دوست اور خدام اور اطفال جنہوں نے ابھی تک اپنی زندگی وقف کرنے کی توفیق نہیں پائی میری ان سے گذارش ہے کہ دُنیا کے دھندے کبھی ختم نہیں ہوتے عمرِ عزیز کے لمحات بڑے قیمتی ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ جتنی جلد ہو سکے اپنی زندگی خدا کی خاطر وقف کر دیں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح آپ کی تمام مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں اور آپ کو حقیقی خوشی نصیب ہوتی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ للّٰہی وقف کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔ بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذّت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقفِ محض ہیں ورنہ اگر ایک شمّہ بھی اس لذت اور سرور سے اُن کو مل جاوے تو بے انتہا تمنّاؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔ مَیں خود اس راہ کا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس راحت اور لذّت سے حظّ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ پس چونکہ مَیں خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں۔۔۔۔ اس لئے مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سُنے یا نہ سُنے۔ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے"۔

(الحکم ۳۱ر اگست ۱۹۰۰ء صـ۴)

دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھنے کی توفیق دے اور زیادہ سے زیادہ احباب کو حضور کی اس نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا ایسا ہی کر!

رفعت بھٹی

ایک چھوٹی سی بات

الفضل ۲۰ر اکتوبر صـ۵ پر بزرگوارم شیخ مبارک احمد صاحب کا مضمون "تجارت کے انداز" پڑھا۔ اس سلسلہ میں میرے ایک بزرگ نے مجھے چند واقعات بتائے۔ صبح سویرے وہ فیصل آباد شہر کی ایک دوکان پر گئے اور انہوں نے بچوں کی تختی کی قیمت پوچھی ایک دو اور چیزوں کا نرخ پوچھا اور انہیں اس دوکاندار کے نرخ کچھ مہنگے نظر آئے جب وہ دوکان سے باہر نکلے تو دکاندار نے کہا کسی اور چیز کا نرخ بھی پوچھ لیجئے۔

۲۔ جھنگ بازار ایک دکان پر انہیں گڑ بڑا پسند آیا۔ دوکاندار کو کہا کہ ایک سیر گڑ دے دیں اس نے دوکان کے اندر جا کر ایک لفافہ میں گڑ ڈال کر دے دیا۔ گھر آکر خوشی خوشی بیوی کو کہا کہ دیکھو کس قدر اچھا گڑ ہے۔ بیوی نے جب لفافہ ایک تھالی میں الٹا تو دیکھا کہ نیچے ایسا گڑ جس میں کیڑے تھے اور انتہائی پرانا اور بودار گڑ۔

۳۔ فیض آباد (سابق نام دھوکے والی) کے ایک دکاندار سے ایک جوتا زنانہ ایک پاؤں کا ناپ دے کر خریدا یہ جوتا سنہری اور ایک بالغ خاتون کا تھا۔ گھر آکر کھولا ڈبہ میں ایک جوتا ۵-۶ سال کی لڑکی کے پاؤں کا۔ جب

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــــ نون ۔ سین

شناختی کارڈ

گذشتہ روز پنجاب اسمبلی کے اقلیتی جماعتوں کے اراکین نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج کی مخالفت کی بیگم راحت حمید گل مسٹر عادل شریف گل مسٹر جانسن مائیکل مسٹر پیٹر گل اور مسٹر تیمس افراہام سروپا نے ایک پریس کانفرنس جو اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں منعقد کی گئی کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے سے اقلیتی جماعتوں کو ملک کی اکثریت سے بالکل الگ کر دیا جائے گا۔ پنجاب اسمبلی کے مسلم اراکین مسٹر ریاض فتیانہ چوہدری محمد فاروق مسٹر بادشاہ امیر خان آفریدی نے بھی کہا کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرنا قومی یکجہتی کے مفاد میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خانے کا اضافہ مسائل کا ایک بہت بڑا ٹوکرا سامنے لا کر رکھ دے گا۔ اور مذہبی پارٹیاں اور فرقے پھر اس بات کا مطالبہ کریں گی کہ فرقے کا بھی ذکر ہونا چاہیئے۔ اور اس طرح ملک چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جائے گا۔ ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ کے مطابق پنجاب کے چیف منسٹر غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ حکومت اس بات کی یقین دہانی کرے گی کہ اقلیتوں کو نوکریوں کے سلسلے میں ان کے پورے حقوق ملیں گے۔ وزیر اعلیٰ موصوف نے کہا کہ اقلیتی جماعتوں کی نمائندگی کرنے والے پنجاب اسمبلی کے اراکین کو ڈسٹرکٹ ایڈوائزری بورڈ میں نمائندگی دی جائے گی۔ اسی طرح دیگر جگہوں پر بھی انہیں نمائندگی کا حق ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب عیسائی اداروں کے افراد کی تبدیلی کی ضرورت پیش آئے گی تو اقلیتی جماعتوں کے ممبر اسمبلی سے مشورہ کیا جائے گا۔

بتایا گیا ہے کہ ایف۔ آئی۔ اے امیگریشن سٹاف نے ڈسٹرکٹ رجسٹریشن آفس ایسٹ کراچی سے جعلی شناختی کارڈ اور جعلی دستاویزات قبضے میں کی ہیں۔ ایف۔ آئی۔ اے کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اسے اس بات کی اطلاع ملی تھی کہ ایک گروہ ایسا ہے جو فریب دہی سے کام لیتا ہے اور غیر قانونی طور پر شناختی کارڈ ان لوگوں کو جاری کرتا ہے جو اس ملک کے باشندے نہیں ہیں یہ کارڈ خاص طور پر بھارتیوں اور بنگلہ دیشیوں کو جاری کئے جاتے ہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ مقامی سرکاری افسروں کی پشت پناہی سے کام کرتے تھے۔ ایک قومی شناختی کارڈ کے لئے ایک ہزار روپیہ وصول کیا جاتا تھا ایف آئی اے نے رجسٹریشن آفس کے ایک کلرک کو گرفتار کر لیا ہے اور اسی طرح بہت سے جعلی شناختی کارڈ بھی اپنے قبضے میں کر لئے ہیں۔

امریکی صدارت کے امیدوار

امریکہ کے صدارتی انتخاب میں جارج بش مسٹر کلنٹن اور مسٹر پیروٹ تین نمایاں امیدوار ہیں۔ اندازہ لگانے والوں نے کہا ہے کہ جارج بش کلنٹن سے بہت پیچھے ہیں۔ اور اب اس بات کے امکانات واضح سے واضح تر ہوتے جا رہے ہیں کہ صدر بش یہ مقابلہ نہیں جیت سکیں گے گذشتہ روز ایک ٹیلیویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے تیسرے امیدوار پیروٹ نے الزام لگایا کہ جارج بش نہایت نازیبا حرکات کے ذریعے انہیں صدارتی انتخاب سے الگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے ایک ریپبلکن دوست نے بتایا ہے کہ ایک کمپیوٹرائزڈ تصویر ان کی بیٹی کی لی گئی ہے۔ ان کی بیٹی کا نام "کیرولین" ہے۔ اگرچہ اس شخص کا نام تو نہیں بتایا گیا جس نے اس تصویر کا ان سے ذکر کیا ہے۔ لیکن بہر حال انہوں نے کہا کہ ان کی بیٹی اس تصویر سے خاصی برگشتہ ہوگی۔ انہوں نے خود یہ تصویر نہیں دیکھی۔ اس انٹرویو میں پیروٹ نے یہ بھی کہا کہ ان کے خاندان کے خلاف جو غلیظ چالیں چلی جا رہی ہیں اس میں ان کی بیٹی کی شادی کو بھی مضحکہ خیز رنگ میں پیش کیا جائے گا۔ انٹرویو کرنے والی ایجنسی نے کہا ہے کہ ایف۔ بی۔ آئی نے اس قسم کی کوئی بات نہیں دیکھی کہ پیروٹ کے ڈلاس کے دفتر کے راز چرائے جا رہے ہیں۔ پیروٹ ڈلاس کے ایک ارب پتی فرد ہیں اور انہیں خیال ہے کہ ایف۔ بی۔ آئی کے ذریعے ان کے دفتری نظام کو خراب کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا جب پہلے وہ انتخاب کی دوڑ سے باہر نکل گئے تھے تو صدر بش نے انہیں ملاقات کے لئے بلایا تھا۔ لیکن یہ ملاقات بعد میں منسوخ کر دی گئی اور وہ اس لئے کہ پتہ چلا کہ غلیظ چالیں چل کر اس شخص کو صدارتی انتخاب کی دوڑ میں شامل نہیں ہونے دیا جائیگا۔

سلمان ڈیمرل

ترکی کے وزیر اعظم سلیمان ڈیمرل نے پاکستان کے دورے کو کامیاب اور بہت مفید بتاتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا کہ دونوں ممالک کے بین المملکتی حالات کے متعلق تجزیے ایک جیسے ہیں۔ اور دونوں اس سلسلے میں ایک ہی قسم کے نتائج پر پہنچے ہیں۔ آپ نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ یہ دورہ نہایت کامیاب رہا آپ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ صحافیوں کو آپ نے بتایا کہ پاکستان میں عالمی، علاقائی اور دونوں ممالک کے آپس کے تعلقات کے متعلق کھل کر گفتگو ہوئی ہے۔ اور یہ گفتگو پاکستان کے متعدد لیڈروں کے ساتھ کی گئی۔ آپ نے کہا کہ طرفین نے بوسنیا ہرزے گووینا کے لوگوں کی حالت کا جائزہ لیا۔ ان کی مشکلات کو زیر بحث لائے اسی طرح کشمیر کا تنازعہ افغانستان اور ترکی اور سائپرس کا تنازعہ اور آذربائی جان اور آرمینیا کا آپس میں تنازعہ جاریہ میں جو خلیج کی جنگ کے بعد حالات پیدا ہوئے ہیں ان کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اور اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا کہ یورپ کی اقتصادی اتحادی تنظیم کو کس طرح وسعت دی جا سکتی ہے۔ بوسنیا کے متعلق دونوں نے یہ فیصلہ کیا کہ نئے سرے سے سفارتی کوششیں شروع کرنی چاہئیں۔ اور جو دوست ممالک ہیں انہیں اس بات کی ترغیب دلانے کی کوشش کی جانی چاہیئے کہ وہ بوسنیا میں قتل عام بند کروائیں۔ آپ نے کہا کہ وہ ایرانی رہنماؤں کے ساتھ بھی اس سلسلے میں گفتگو کریں گے۔

پاکستان اور ترکی کو اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ سابق یوگوسلاویہ میں ایک شرمناک المیہ وقوع پذیر ہو رہا ہے اور بوسنیا کے مسلمان انتہائی تکلیف میں زندگی گذار رہے ہیں۔ آپ نے اس بات کو دہرایا کہ کشمیر کے معاملے میں ترکی کا موقف بالکل وہی ہے جو پاکستان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس تنازعے کو گفتگو کے ذریعہ پرامن طور پر حل کیا جانا چاہیئے۔ آپ نے پاکستان کے ان اقدامات کی تعریف کی جو اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کئے گئے ہیں۔ افغانستان کے متعلق بھی آپ نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ وہاں امن قائم ہونا چاہیئے اور جو پہلے فیصلے کئے جا چکے ہیں ان کے مطابق مستقبل میں تبدیلیاں عمل میں آنی چاہئیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اور ترکی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے اقتصادی تعلقات کو زیادہ بہتر اور مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ ہمارے سیاسی تعلقات کی نسبت اقتصادی تعلقات کے پیچھے رہ جانے کی وجہ یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے خاصے دور ہیں۔ اور رسل و رسائل کے وسائل مہیا نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہو سکے تو یقیناً اقتصادی طور پر بھی ہم ایک دوسرے کے زیادہ قریب آ سکتے ہیں۔ جیسا کہ سیاسی طور پر ہم پہلے ہی ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

خواندگی

پنجاب کے وزیر تعلیم عثمان ابراہیم نے گذشتہ سوموار کے روز کہا کہ حکومت نے متعدد اقدامات کئے ہیں تا کہ خواندگی کی شرح کو بڑھایا جا سکے۔ نجی حلقے کو بھی اس بات کی دعوت دی گئی ہے کہ وہ اس کام میں مدد کریں۔ آپ یونیسکو کے ایک سہ رکنی وفد کے ساتھ بات کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ پنجاب کی حکومت نے ایک خواندگی سے کمیٹی تشکیل دی ہے جو یہ معلوم کرے گی کہ کن ذرائع سے خواندگی کے ہدف حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

یونیسکو کے وفد میں مسٹر راڈ پھیلا کانی جو سٹینڈنگ کمیٹی یونیسکو کے صدر ہیں۔ مسز اوڈیلے ماریو جو یونائیٹڈ نیشنز چلڈرن فنڈ کی نمائندہ ہیں۔ اور مس شمشاد ایس قریشی شامل ہیں۔

وزیر موصوف نے کہا کہ پرائمری تعلیم پر خاص طور پر زور دیا جا رہا ہے۔

پنجاب کی حکومت نے ایک پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن قائم کر دی ہے تا کہ نجی حلقے کو مدد دی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تک ۱۵۰ تعلیمی ادارے کھولے گئے ہیں اور ان سب کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے فنڈ سے مدد دی گئی ہے۔ اور اس سلسلے میں جو زمین مہیا کی گئی ہے اس کی لاگت ۱۵ار کروڑ روپے ہے۔ اس کا اکثر حصہ غیر حکومتی تنظیموں نے حکومت کے حوالے کیا ہے۔ حکومت نے ایک ایسی سکیم بھی تیار کی ہے جو تعلیم حاصل کرنے والوں کی مدد کرے گی۔ ان میں خواتین طالب علم زیادہ نمایاں ہوں گی اور ان کا تعلق پرائمری اور مڈل کی سطح تک ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کا کالم

سید ظہور احمد شاہ

فی ایکڑ شرح پیداوار کس طرح بڑھائی جائے

زراعت میں منافع کمانے کا سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ فی ایکڑ شرح پیداوار بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ اس سے فی من پیداوار لاگت کم ہو جائے گی اور نفع زیادہ ہو گا۔ اس کے مقابلہ میں اگر فی ایکڑ شرح پیداوار کی لاگت بڑھ جائے گی اور نفع پر اثر انداز ہوگی۔ اس کی وجہ بالکل واضح ہے کہ چونکہ کسی فصل کو حاصل کرنے کے لئے جتنے مختلف قسم کے اخراجات کرنے پڑتے ہیں وہ دونوں صورتوں میں کم و بیش ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن صرف چند ایک مزید اخراجات اور احتیاطوں سے ہم فی ایکڑ شرح پیداوار آسانی سے بڑھا سکتے ہیں۔ مثلاً گندم کے بیج کی مقدار تو ایک ہی ہو گی۔ لیکن اگر اس کے بیج کو دوائی لگا کر شروع میں ہی بعض بیماریوں سے پاک کر لیا جائے تو خرچہ جو کہ معمولی ہو گا۔ اس کے مقابلے میں فائدہ بہت زیادہ ہوگا۔ اسی طرح جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لئے بار ہیرو کا استعمال ضروری ہے۔ جس سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے جب کہ اس کا خرچہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ بوائی کے وقت اگر وتر مناسب ہو تو قدرتی طور پر اگاؤ اچھا ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں فصل بھرپور ہو گی۔ لیکن اگر وتر کو بروقت نہ پکڑا جائے تو اگاؤ کم ہو جائے گا۔ اور کسی بھی فصل میں پودوں کی تعداد کا زیادہ یا کم ہونا فصل کی مقدار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس مضمون میں فی ایکڑ شرح پیداوار بڑھانے کے لئے کچھ امور بیان کئے جا رہے ہیں جن کی طرف توجہ کرنے سے یہ مقصد با آسانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے نمبر پر زمین کی تیاری ہے آپ جس قدر زمین اچھی تیار کریں گے اسی قدر بیج زیادہ اور آسانی سے اگیں گے اور فصل کی جڑیں زمین میں آسانی سے پھیل کر پودوں کو زیادہ خوراک مہیا کریں گی جس سے پودا زیادہ صحت مند ہو گا اور زیادہ پھول پھل لائے گا۔ اس لئے ہر فصل کٹنے کے بعد کھیت میں مٹی پلٹنے والا ہل چلانا از حد ضروری ہے تا کہ زمین الٹ پلٹ ہو جائے اور پہلی فصل کے مڈھ اکھڑ جائیں کیونکہ کئی بیماریاں اور نقصان دہ کیڑے اپنا غنودگی کا زمانہ ان میں چھپ کر گذارتے ہیں۔ اور اگلی فصل کے لئے نقصان کا موجب بنتے ہیں۔ اس لئے ہر فصل کٹنے کے بعد فوری طور پر مٹی پلٹنے والا ہل چلانا چاہیئے تاکہ زمین کو ہوا اور سورج کی روشنی لگے اور نقصان دہ کیڑے بھی ختم ہو جائیں۔ اور پھر اس کھیت کو کچھ عرصہ ایسے ہی پڑا رہنے دیں۔ پھر ترچالی یا دلیسی ہل اور سہاگہ بار بار چلا کر زمین کو باریک کیا جائے۔ مڈھ بار ہیرو کی مدد سے اکھٹے کئے جا سکتے ہیں۔ ان مڈھوں کو اکٹھا کر کے سوکھنے پر جلا دینا چاہیئے تاکہ ان میں نخفتہ کیڑے اور ان کے بچے وغیرہ جل جائیں۔ کھیت کے بند اور بنے اگر کہیں سے ٹوٹ یا کمزور ہو گئے ہوں تو ان کی مرمت کی جائے۔ اگر کسی جگہ کھیت ہموار نہ ہو تو اس کو ہموار کیا جائے۔

اچھی فصل حاصل کرنے کے لئے بیج بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے بیج ہمیشہ بیماریوں سے پاک ہونا چاہیئے۔ زیادہ بہتر ہو گا۔ اگر محکمہ زراعت کی سفارش شدہ اقسام ہی کاشت کی جائیں۔ اور بیج کو بونے سے پہلے دوائی لگا لی جائے تاکہ بیج سے پھیلنے والی بیماریوں کا سدِ باب ہو سکے۔

فصل کی بروقت کاشت بہت ہی ضروری عنصر ہے۔ دیر سے کاشت کرنے سے شرح پیداوار لازمی کم ہو جاتی ہے۔ اوسطاً ۱۰ دن کی پچھیت کاشت سے ۶ فی صد کمی ۲۰ دن کی پچھیت کاشت سے ۱۴ فی صد کمی اور ایک ماہ کی پچھیت کاشت سے ۲۵ فی صد کمی ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیئے۔ ویسے اس کا تھوڑا بہت مداوا شرح تخم بڑھانے اور کچھ کیمیاوی کھاد کاشت کے وقت زیادہ ڈالنے سے ہو سکتا ہے۔

فصل میں گوڈی کی اہمیت سے ہر زمیندار واقف ہے۔ ماسوائے گندم جو اور چارہ جات کے باقی سب فصلیں لائنوں میں بوئی جائیں اور ان میں جتنی بار گوڈی ہو سکے۔ ضرور کی جائے۔ اس سے نہ صرف ناخواستہ پودے ختم ہو جاتے ہیں۔ جو کھیت کی خوراک کھاتے ہیں۔ بلکہ فصل دوبارہ پانی بھی جلد نہیں مانگتی۔

کیمیاوی کھادوں کا استعمال زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی کنجی ہے۔ اس لئے سفارش کردہ کھادیں بروقت اور صحیح طریقے پر ضرور استعمال کریں کھاد پر جتنا آپ کا خرچ آئے گا اس سے کئی گنا زیادہ آپ کو منافع حاصل ہوگا۔

فصلوں کو بیماریوں اور کیڑوں سے بچاؤ کی ہر ممکن صورت کرنی چاہیئے۔ فصل پر ہر وقت نظر رکھیں اور جونہی کسی بیماری سے حملے کا احتمال محسوس کریں۔ فوراً محکمہ زراعت سے مشورہ کے بعد سپرے کا بندوبست کریں۔ کیمیاوی کھادوں کے استعمال کے بعد تو فصلوں کو ان کے نقصان سے بچانا از حد ضروری ہے۔ تاکہ کھاد پر خرچ کی گئی رقم کا پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔

آبپاشی کا بروقت انتظام بھی از حد ضروری ہے اور خاص طور پر جب آپ کیمیاوی کھادیں تو اس کے بعد فوری پانی دینا مناسب ہوگا۔ ورنہ کھاد کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوگا۔ اسی طرح فصل کی ضرورت کے مطابق آبپاشی ہونی چاہیئے۔ نہ کم نہ زیادہ۔

فصل کی بروقت برداشت اور اس کی مناسب سٹورتیج بھی از حد ضروری ہے ورنہ آپ کی ساری محنت کا اگر سارا نہیں تو کچھ حصہ ضرور ضائع ہو کر شرح پیداوار کو کم کر دے گا۔

ہمارے کم رقبوں والے کاشت کار عموماً ان باتوں کی طرف کم توجہ دیتے ہیں۔ اور اپنے صدیوں پرانے طریقوں سے ہی کاشت کاری کرتے رہتے ہیں حالانکہ اگر ان چھوٹے چھوٹے عوامل پر توجہ دی جائے تو پیداوار اور کافی بڑھ سکتی ہے اور ان میں بعض عمل ایسے ہیں جن پر خرچ بہت کم آتا ہے۔ مثلاً بیج کی صفائی زمین کی اچھی تیاری۔ صحیح وقت پر کاشت۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے مسلسل گوڈی۔ پانی کے کھالوں کو صاف ستھرا رکھنا۔ کٹائی کے وقت اناج کو ضائع ہونے سے بچانا وغیرہ۔ ان تمام عوامل پر کسی خرچ کی ضرورت نہیں صرف محنت اور ہمت کی ضرورت ہے لیکن فائدہ اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

امید ہے ہمارے کاشتکار بھائی ان امور کی طرف توجہ دیں گے اور نہ صرف اپنی آمد میں اضافہ کر سکیں گے۔ بلکہ ملک کی خدمت بھی کریں گے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

کیونکہ آدمی روپے سے قائم مقام ہو سکتے ہیں روپیہ آدمیوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتا اور پھر قربانیوں میں سے اصل قربانی وہ ہوتی ہے جو ابتدائی ایام میں کی جاتی ہے جب دین کو شوکت حاصل ہو جاتی ہے اس وقت کی قربانی انسان کو کوئی خاص مقام نہیں دیتی قربانی وہی ہوتی ہے جب ناامیدی کے بادل سر پر منڈلا رہے ہوتے ہیں۔ جب تمام دنیا یہ کہتی ہے کہ یہ کام نہیں ہو سکتا لیکن انسان صرف خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے قربانی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرا خدا کہتا ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ دنیا بے شک اس بات کو نہ مانے مگر مجھے یقین ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا لیکن جب حالات سازگار ہو جائیں اور دنیا بھی یہ کہنا شروع کر دے کہ اب تو واقعہ میں یہ لوگ کامیاب ہو گئے ہیں اس وقت جو شخص قربانی کرتا ہے وہ بندوں کی زبان پر یقین کرتے ہوتے کرتا ہے۔ اگر اسے اللہ تعالیٰ کی باتوں پر یقین ہوتا تو وہ پہلے کیوں قربانی نہ کرتا پس اصل قربانی وہی ہوتی ہے جو ابتدائی ایام میں کی جاتے۔ جب کہ حالات مخالف ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سچا سمجھتے ہوتے انسان اپنا قدم آگے بڑھاتا چلا جاتے۔ اور یہ مقام ابتدائی لوگوں کو ہی حاصل ہوتا ہے۔

(فرمودہ ۱۳ فروری ۱۹۴۵ء)

---

٥ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مسعود احمد عامر صاحب ابن مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز گڑھی شاہو لاہور کو اللہ تعالےٰ نے ۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم کیپٹن چوہدری عبدالخالق صاحب آف راولپنڈی کا نواسہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد احمد صاحب ابن لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد صاحب لاہور کو مورخہ ۲۸ اکتوبر ۹۲ء بروز بدھ پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ بفضل تعالےٰ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کا نام محمد فیضان تجویز کیا گیا ہے بچہ محترم ملک رسول بخش صاحب آف ڈیرہ غازیخان کا پڑپوتا اور برادرم مکرم ڈاکٹر مبارک محمود صاحب برلاس آف ای ج ا لاہور کا نواسہ ہے

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ محترمہ حمیدہ ظہیر صاحبہ کا نواسہ راولپنڈی میں بیمار ہے

○ محترمہ امۃ المصور صاحبہ کا بیٹا بیمار ہے۔

○ مکرم اللہ بخش صاحب سابق ریلوے گارڈ خانپور ضلع رحیم یار خاں کو آنکھوں میں پانی آنے اور درد ہونے کی تکلیف ایک ہفتہ سے ہو رہی ہے۔

○ مکرم عبدالمجیب صاحب شاہد مربی سلسلہ کی اہلیہ کا بایاں بازو مورخہ ۱۱ دسمبر ۹۱ء کو گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گیا مورخہ ۱۲ دسمبر ۹۱ء کو فضل عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا پھر دوسرا اپریشن ۵ مئی ۹۲ء کو ہوا اور اب تیسرا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں یکم نومبر ۹۲ء کو ہوا ہے۔

○ گذشتہ دنوں مکرم محمد رشید ارشد صاحب زعیم انصار اللہ نوشہرہ کینٹ کے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب کو کار کا ایک حادثہ پیش آیا تھا۔ معجزانہ طور پر خدا تعالےٰ نے انہیں مشکل حالات سے بچالیا۔

○ محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کی رسولی کا اپریشن فیصل آباد ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری منور احمد صاحب سرگودھا کے والد محترم ماسٹر محمد صادق صاحب قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کی دائیں آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں مورخہ ۸ نومبر ۹۲ء کو ہونا متوقع ہے۔

○ مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع خوشاب کی اہلیہ محترمہ مریم بیگم صاحبہ کے دائیں پاؤں پر ایکسیڈنٹ کی وجہ سے چوٹ آگئی ہے۔ چلنے پھرنے کے قابل نہیں۔ ہڈی تو کوئی نہیں ٹوٹی صرف زخم تقریباً ۴ بن گیا ہے۔ دوا جاری ہے۔ دوستوں کو دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو مکمل شفاء دے۔ اسی طرح آپ کا چھوٹا بیٹا محمد شاہ جہان بعمر ۳ سال بوجہ بخار بیمار ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترم مولوی اللہ دتہ صاحب ولد غلام محمد صاحب ساکن گوٹھ احمد پور (ضلع سانگھڑ۔ سندھ) مختصر علالت کے بعد ۲۶ اکتوبر کو بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ ان کی میت تدفین کے لئے ربوہ لائی گئی۔ ۲۸ اکتوبر کو بیت المبارک کے بیرونی صحن میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ قبرستان عام میں امانتاً تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری فرزند علی صاحب زعیم انصار اللہ گوٹھ فتح پور (سندھ) نے دعا کروائی۔

○ مکرم ملک عبدالقوی خان صاحب ابن مکرم عبدالعزیز خاں صاحب کارخانہ گوپال سنگھ شیخوپورہ عمر تقریباً ۵۰ سال سپرنٹنڈنٹ محکمہ پاسپورٹ آفس لاہور مورخہ ۹ اکتوبر ۹۲ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد شیخ زید ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں

اعلان گمشدہ کیلکولیٹر

○ ایک عدد قیمتی کیلکولیٹر ۲۵ اکتوبر کو گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں گر گیا ہے جن صاحب کو ملے وہ دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔"

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم شیخ محمد صفدر صاحب ترکہ شیخ فضل محمد صاحب)

○ مکرم شیخ محمد صفدر صاحب مکان نمبر E-8.II-54 ڈی بلاک اوکاڑہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ فضل محمد صاحب ولد شیخ دین محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۹/۲۹ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ میں سے ½ حصہ ان کے نام ہے۔ یہ حصہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں۔

ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرم شیخ محمد صفدر صاحب — بیٹا
۲۔ " " محمد سعید صاحب — "
۳۔ " " طاہر احمد صاحب — "
۴۔ " " محمد انور صاحب — "
۵۔ مکرمہ ذکیہ بانو صاحبہ — بیٹی
۶۔ " محمودہ بیگم صاحبہ — "
۷۔ " عابدہ بیگم صاحبہ — "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو عرصہ تیس ۳۰ یوم کے اندر اندر دفتر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرم ناصر احمد صاحب ساہی ترکہ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ)

○ مکرم ناصر احمد صاحب ساہی ولد چوہدری محمد نواز ساہی پی ۵۴/۱ دارالعلوم وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ پی ۵۴/۱ دارالعلوم وسطی ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ پلاٹ نمبر پی ۵۴/۱ ان کے نام ہے۔ یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں۔

ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱:۔ مکرم ناصر احمد صاحب ساہی — خاوند
۲:۔ " محمد احمد صاحب — بیٹا
۳:۔ مکرمہ سمیرا ناصر صاحبہ — بیٹی
۴:۔ مکرمہ عائشہ ناصر صاحبہ — بیٹی
۵:۔ " فائزہ ناصر صاحبہ — بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

پہلو پر بھی۔ اپنی طاقت کی کسی بڑائی پر بھی بھروسہ نہیں کرنا بلکہ بھروسہ محض خدا پر کرنا ہے اللہ پر جس نے کہ ہمیں یہ سب کچھ دیا اور جس کے فضل کے بغیر ہم ان سامانوں کا صحیح استعمال نہیں کر سکتے جس کے فضل کے بغیر صحیح نتائج نہیں نکال سکتے جس کے فضل کے بغیر ہم اس کی رضا کی جنتوں کو نہیں پا سکتے۔ (اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں) وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور ان کے ایمان کی روح مردہ نہیں ہوتی بلکہ زندہ ہوتی ہے ان کے ایمان کی روشنی میں اندھیروں کی ملاوٹ نہیں ہوتی بلکہ خالص نور ہوتا ہے۔ ان کے ایمان کے کسی پہلو میں خود نمائی، خودستائی اور خود پرستی اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنے کا کوئی پہلو نہیں ہوتا بلکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ایسا انسان سب کچھ کرنے کے بعد یہ سمجھتا ہے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا کیونکہ سب کچھ کرنے کے بعد جو کچھ کیا، اگر وہ خدا کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوا۔ اس نے کچھ بھی نہ کیا۔ اور جب انسان سب کچھ کرنے کے بعد سمجھتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا تو نتیجہ پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر منحصر ہے پس وہ لوگ کامل توکل کی راہ اختیار کرتے ہیں تب وہ جو محض (صرف دنیوی زندگی کا سامان) تھا اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ اور ابدی زندگی کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۷ مئی ۱۹۷۶ء)

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

واپس کیا تو بڑی مشکل سے دکاندار نے وہ چھوٹا جوتا واپس لیا۔

کاش کہ ہمارے وطن کا ہر دکاندار دیانت دار اور مسکراتے چہرے والا ہو

سہ نکاتی پروگرام

برطانیہ کے وزیر امور خارجہ ڈگلس ہرڈ نے گذشتہ روز ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہا کہ ہم نے بھارت پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ اسے مقبوضہ کشمیر میں سیاسی عمل شروع کرنا چاہیئے اسی طرح ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ پاکستان کشمیری مجاہدین کو اسلحہ کی فراہمی بند کر دے اور دونوں ملک (پاک۔ بھارت) شملہ معاہدہ کے پیش نظر اس مسئلہ کا حل تلاش کریں۔

وزیر موصوف نے مزید کہا کہ انہیں یقین ہے کہ ان نکات پر عمل کرتے سے کشمیر کا متنازعہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں پورے اخلاص اور ہمت سے حصہ لینے کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انفاق فی سبیل اللہ کا یہی طریق بیان فرمایا ہے۔ فرمایا:

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کریں پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔" (الحکم ۵ جولائی ۱۹۰۲ء)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ : ۴ نومبر ۔ موسمی کیفیات اعتدال پر ہیں ۔ صبح اور رات کو سردی اور دوپہر کو قدرے گرمی محسوس ہوتی ہے ۔

○ صدر پاکستان نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے پاس قوت ہے تو وہ عدم اعتماد کی تحریک پیش کرے ۔ اس کے لئے آئین میں طریق کار طے ہے ۔ صدارتی انتخاب کے متعلق انہوں نے کہا کہ وقت آئے گا تو وہ اس بارے میں فیصلہ کریں گے ۔

○ وزیر مملکت برائے امور خارجہ محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ بھارت کو لاشوں کا معاملہ دفن کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ انہوں نے کہا کہ خلیجی ریاستوں نے اپنی سلامتی سے متعلق کوئی ذمہ داری ڈالی تو پاکستان اس کے لئے تیار ہو گا ۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے شیخوپورہ کی نواحی بستی گلشن پارک کے نوجوان کی ہلاکت کو خودکشی کی بجائے قتل قرار دیتے ہوئے شیخوپورہ جنرل ہسپتال کے ڈاکٹر اسلم ۔ ڈاکٹر ایم ۔ ایم عالم اور ۴ ۔ پولیس اہلکاروں کو کمرہ عدالت میں ہی گرفتار کروا دیا ۔ اے ۔ ایس پی فیروز والہ اور فسٹ کلاس مجسٹریٹ شیخوپورہ کو فوری معطل کرنے کا حکم دیا ۔

○ سرکاری ایجنسیوں نے مختلف مقدمات میں مطلوب ایم ۔ کیو ایم کے سرکردہ رہنماؤں کے بارے میں بتایا ہے کہ تحریک کے وائس چیئرمین سلیم الحق عرف سلیم شہزاد اور صفدر باقری ملک سے باہر جا چکے ہیں اور باقیوں میں سے بعض نے صوبائی اور وفاقی وزراء کے پاس پناہ لے رکھی ہے ۔

○ ملکی خفیہ ایجنسی اور اہم حساس سرکاری اداروں نے ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کے مالی گوشواروں کی تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ حکومت کی اجازت ملنے اور خفیہ رپورٹوں کی روشنی میں کیا گیا ہے ۔

○ زرعی پیداوار میں اضافے اور کاشتکاروں کی بہتری کے لئے حکومت نے گندم اور کیمیائی کھادوں کی قیمتوں میں کمی کا اعلان کیا ہے ۔ ان کے علاوہ بعض اور مراعات بھی دی گئی ہیں ۔

○ کالاباغ ڈیم کے مسئلہ پر اے این پی کے مرکزی و صوبائی وزراء نے اپنے استعفے پارٹی کے حوالے کر دیئے ہیں ۔ وزیر اعظم نے ڈیم بنانے پر اصرار کیا تو اسی ماہ اہم فیصلے کئے جائیں گے ۔

○ واپڈا نے بجلی کے نئے سنگل اور تھری فیز گھریلو اور تجارتی کنکشنوں کے لئے مقررہ لاگت فیس میں ۲۰ فیصد سے ۱۰۰ فیصد تک اضافہ کا اعلان کر دیا ہے ۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے صدر علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ گستاخ صحابہ کو سزائے موت دینا سراسر غیر اسلامی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ناموس صحابہ بل فرقہ وارانہ ہے ۔

○ انصار برنی ویلفیئر ٹرسٹ کے چیئرمین انصار برنی ایڈووکیٹ اور انتخاب ضیاء کی بیوہ شاہدہ انتخاب نے بھوک ہڑتال ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اگر سات دن میں نعشیں نہ ملیں تو وہ امریکہ میں اقوام متحدہ کے سامنے تا مرگ ہڑتال کریں گے ۔

○ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت نے سندھ پولیس کے دو سو سے زائد اہلکاروں اور افسروں کو برطرف کر کے گرفتار کرنے کی منظوری دے دی ہے ۔

○ امام قبلہ اول نے کہا ہے کہ یہودیوں کو مقدس سرزمین سے نکالنا ہر کلمہ گو کا فرض ہے ۔ صرف فلسطینیوں کا نہیں ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر اہلیت اور قابلیت رکھتی ہو تو عورت کی حکمرانی جائز ہے ۔

○ عدالت عالیہ سندھ سے ایم ۔ این اے آصف زرداری کی ۶ مقدمات میں بریت کے خلاف حکومت کی اپیل سماعت کے لئے منظور کر لی ہے ۔

○ این ۔ ڈی ۔ اے کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے تینوں اتحاد حکومت کے خلاف گرینڈ الائنس بنانے پر متفق ہو گئے ہیں ۔ تینوں اتحاد احتجاجی تحریک کا رخ وزیر اعظم کی طرف کرنے پر متفق ہیں ۔

○ امریکہ میں صدارتی انتخابات کے لئے ووٹ ڈالے جا رہے ہیں کلنٹن کو بش پر ۶ سے ۸ پوائنٹ کی برتری حاصل ہے ۔ آزاد امیدوار راس پیرو تیسرے نمبر پر ہیں ۔

○ ایران کی حکومت نے بین الاقوامی عدالت میں امریکہ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا ہے جس میں ایران عراق جنگ کے دوران ایران کے پلیٹ فارم تباہ کئے جانے کے الزامات لگائے گئے ہیں بی بی سی کے مطابق ایران نے امریکہ سے غیر معینہ رقم کے تاوان کا مطالبہ کیا ہے ۔

سامان و دکان برائے فروخت

ڈان آڈیو سنٹر بالمقابل جامعہ احمدیہ کی دوکان کا سامان فروخت کرنا مقصود ہے ۔ ضرورت منداحباب نصیر احمد ڈان آڈیو سنٹر پر ملکر رابطہ کر سکتے ہیں

محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب بھٹی

یورپ سے تشریف لے آئے ہیں

منجانب

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ

پتہ

طلباء و طالبات کیلئے

نادر موقع

ربوہ میں ۸۷-۱۹۸۶ء کے بعد پھر شماریات (STATISTICS) کی مناسب ٹیوشن اور بہتر گائیڈنس کا مرکز ۔ اب ایف ۔ اے کے طلباء و طالبات کے ساتھ ساتھ بی ۔ اے / بی ایس سی کے طلباء و طالبات کیلئے بھی سہولت ہے طلباء و طالبات کے اوقات علیحدہ علیحدہ ہوں گے ۔ رابطہ و معلومات کیلئے پتہ : نور احمد بشیر ایم ۔ ایس سی (STAT) ۱۲/۱۳ الیشیر نزد چوک یادگار دارالصدر جنوبی ربوہ

ایک وقت میں تین کام

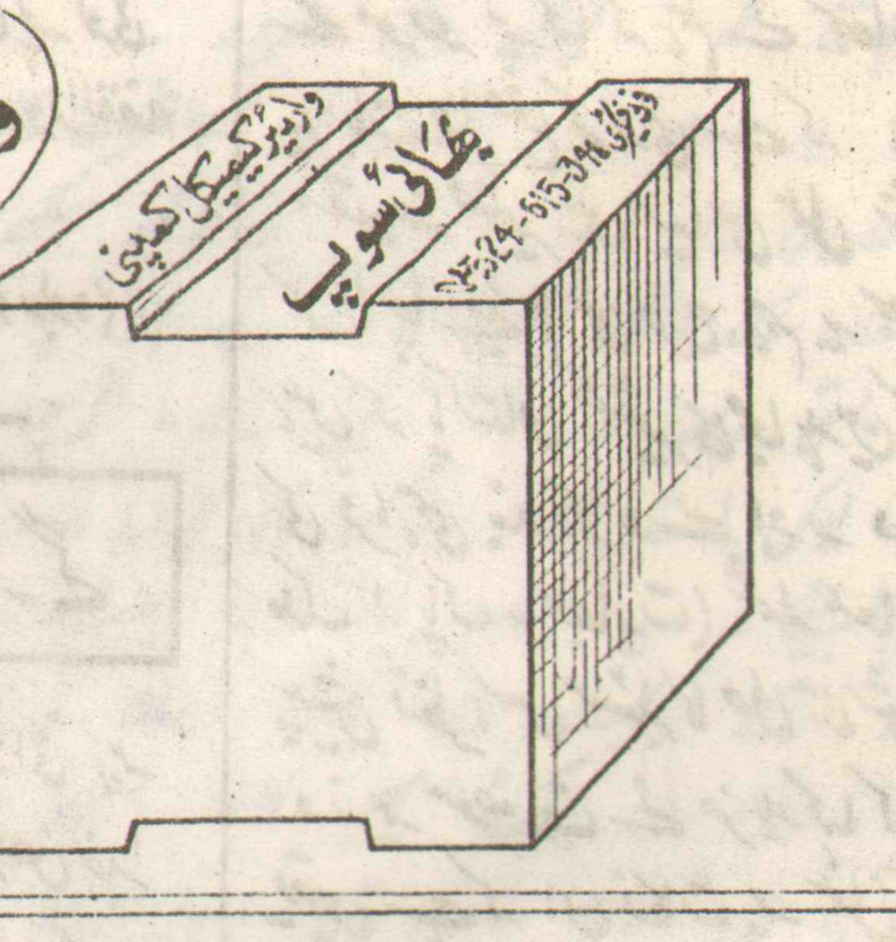

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

رجسٹرڈ
بھائی سوپ
WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ● معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے ۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں !

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴ ۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۴۵۲۴